بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

اَلْفَضْلُ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی — یوم پنجشنبہ

جلد ۳۰ | ۵ ماہ امان ۱۳۲۱ ہش | ۱۷ ماہ صفر ۱۳۶۱ھ | ۵ ماہ مارچ سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۵۳

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق خط و کتابت بنام منیجر الفضل ہونی چاہیے

مدینۃ المسیح

قادیان ۳ ماہ امان ۱۳۲۱ہش۔ آج ۷ ½ بجے شام حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب۔ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب۔ سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور صاحبزادی زکیہ بیگم صاحبہ بذریعہ کار لاہور سے واپس تشریف لائے۔ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب معہ بیگم صاحبہ آج صبح لاہور گئے تھے۔ وہ بھی واپس آ گئے۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب بھی تشریف لے آئے ہیں۔

سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ کے متعلق حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب نے یہ طبی رپورٹ دی ہے۔ کہ کل سے بخار قدرے کم ہے۔ سوزش اور ورم شکم میں کافی ہے۔ باقی حالت بدستور ہے۔ ڈاکٹر ابھی عام علاج کر رہے ہیں۔ اور انتظار میں ہیں۔ کہ آئندہ جیسی حالت ہوگی۔ اس کے مطابق اپریشن کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ کیا جائے گا۔ موجودہ صورت میں فوری اپریشن مناسب نہیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب تا حال لاہور میں تشریف فرما ہیں۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۷ ماہ صفر ۱۳۶۱ھ

جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں احرار کی ناکامی

پر

مولوی محمد علی صاحب کو ماتم کرنا چاہیئے نہ کہ خوش ہونا

مولوی محمد علی صاحب نے اپنے مخلص دوستوں کے جواب میں اپنی کارگزاری۔ اور اپنی پارٹی کی ترقی کے متعلق جو ارشاد فرمایا اس پر گزشتہ پرچہ میں روشنی ڈالی گئی ہے اور بتا دیا گیا ہے۔ کہ مولوی صاحب کا یہ خیال سراسر غلط ہے۔ کہ ان کی پارٹی کی ترقی کے متعلق خدا کا کوئی وعدہ ہے۔ کیونکہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رسول نہیں بلکہ مجدد مانتے ہیں۔ اور آیت ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ۔ کہ یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا اس میں رسول ماننے والوں کی ترقی کا وعدہ ہے اب ان کے جواب کے دوسرے حصہ کے متعلق کچھ عرض کیا جاتا ہے۔ جس میں مولوی صاحب نے یہ بتایا ہے۔ کہ بڑی بڑی سختیاں آج تک جب ان کا کچھ بگاڑ نہیں سکیں۔ تو آئندہ بھی ان کی ترقی میں کوئی چیز حائل نہیں ہو سکے گی۔

اس بارے میں مولوی صاحب نے صرف ایک مثال پیش کی ہے۔ اور وہ انہی کے الفاظ میں یہ ہے:-

”دس سال ہوئے کتنی بڑی کوششیں اس جماعت کو گرانے کے لئے ہوئیں۔ اخبارات وقف ہو گئے۔ اس بات کے لئے دن رات یہی چرچا رہا۔ اور اس قدر شدید مخالفت ہوئی۔ کہ جس کی انتہا نہیں۔ ہم نے سالہا سال یہ نظارہ دیکھا۔ احرار کی جماعت نے اس قدر شور مچایا۔ اس قدر جوش مخالفت لوگوں میں پیدا کیا۔ کہ کبھی دیکھنے میں نہیں آیا تھا وہ احرار آج کہاں ہیں۔ کوئی بھی اس جماعت کی روحانی طاقت کے آگے نہ ٹھہر سکا“

(پیغام صلح ۲۴ فروری ۱۹۴۲ء)

مولوی صاحب نے ۲۸ نومبر ۱۹۴۱ء کے خطبہ جمعہ میں یہ کہا اور اپنے مخلصین کے اس مطالبہ کے جواب میں کہا۔ کہ ”یہ ہے کیا کام کہ اس پر خرچ کیا جائے۔ اور یہ کب تک چلے گا“ ”پیغام صلح“ نے اپنے ۳۰ جنوری کے پرچہ میں اسی بات کو ان الفاظ میں دوہرا دیا ہے۔

”ابھی کل کی بات ہے۔ کہ تحریک احرار جس سے زیادہ نامراد دنیا میں کوئی تحریک نہیں ہوئی۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو مٹانے کے لئے اٹھی۔ اور چند ایک کوتہ بینوں نے چاہا۔ کہ وہ اس رشد و ہدایت کی شمع کو مونہہ کی پھونکوں سے گل کر دیں۔ لیکن آج وہ کہاں ہیں۔ خود ان کی شمع حیات گل ہو چکی ہے وہ تحریک جو اس سلسلہ کے خلاف انہدام اور تباہی کے عزائم لے کر اٹھی تھی۔ موت کی آخری ہچکیاں لے کر ختم ہو چکی ہے۔ اور خدا کے مامور کے یہ الفاظ فضائے بسیط میں گونج رہے ہیں۔ کہ وہ بڑھے گا۔ اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے“

یہ درست ہے۔ کہ احرار بڑے شد و مد کے ساتھ جماعت احمدیہ کے خلاف کھڑے ہوئے۔ اور یہ بھی حقیقت ہے۔ کہ باوجود بہت بڑے ساز و سامان رکھنے کے احرار کو شکست فاش ہوئی۔ مگر یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آئی۔ کہ مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھیوں کے لئے اس میں خوش ہونے اور فخر کرنے کی کیا وجہ ہے۔ احرار نے مرکز احمدیت پر حملہ کیا۔ اور اس نیت سے کیا۔ کہ اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں اور اسے (نعوذ باللہ) برباد کر دیں۔ خود مولوی صاحب نے بھی اپنی زندگی کا سب سے بڑا مقصد یہی قرار دے رکھا ہے۔ اس متحدہ مقصد کی وجہ سے احرار کی ناکامی پر انہیں ماتم کرنا چاہیئے۔ نہ کہ خوش ہونا۔ اسی طرح جا بیجا احرار نے جماعت احمدیہ کے افراد پر انتہائی مظالم کئے۔ طرح طرح سے ستایا۔ اور دکھ دیئے۔ اور کئی طریقوں سے جانی اور مالی نقصانات پہنچائے۔ غرض بالفاظ مولوی صاحب ”اس قدر شدید مخالفت ہوئی۔ کہ جس کی انتہا نہیں“ مگر اس دوران میں مولوی صاحب کے مونہہ سے ایک لفظ بھی احرار کے خلاف نہ نکلا۔ اور نکلتا بھی کیوں؟ جبکہ یہ سب کچھ مرکز احمدیت اور ذریت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وابستہ جماعت احمدیہ کے ساتھ کیا جا رہا تھا۔ مگر اب انہیں معلوم ہوا۔ کہ احرار تو غیر مبایعین کی مخالفت میں کھڑے ہوئے تھے۔ اور ناکام ہو گئے۔

پھر اسی پر بس نہیں۔ کہ مولوی صاحب اور ان کے اخبار نے احرار کے خلاف کچھ کہنے کی ضرورت محسوس نہ کی۔ بلکہ اپنی تحریروں۔ اور تقریروں میں ایسا رنگ اختیار کر لیا۔ جس سے صریح طور پر احرار کی حمایت اور جماعت احمدیہ کی مخالفت ظاہر ہوتی تھی۔ اور اس میں اس قدر بے غیرتی اور بے حمیتی سے کام لیا جاتا تھا۔ کہ جب احرار نے احمدیوں کے مردوں کی توہین کرنے کا شرمناک فعل شروع کر دیا۔ اور عام قبرستانوں میں ان کی تدفین میں مزاحمت کرنے لگے۔ تو مولوی محمد علی صاحب کے نقیب ”پیغام صلح“ نے ان کے اس فعل کو حق بجانب قرار دیتے ہوئے لکھا:- کہ جب غیر احمدی احمدیوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ تو وہ احمدیوں کو کس طرح اپنے قبرستانوں میں دفن ہونے دیں گے۔ جو لوگ اس حد تک جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں احرار کے حامی اور مددگار رہ چکے ہیں وہ اگر آج احرار کی ناکامی اور نامرادی کو اپنی کامیابی قرار دیں۔ تو کس قدر حیرت کا مقام ہے۔

اور دیکھئے۔ مولوی محمد علی صاحب اور ان کی پارٹی نے اس وقت جب احرار جماعت احمدیہ پر بے تحاشہ حملے کر رہے تھے۔ احرار کی خوشنودی حاصل کرنے کا ایک اور طریق یہ اختیار کیا۔ کہ اپنے عقائد عام مسلمانوں کے منشا کے مطابق بنا کر جماعت احمدیہ کے عقائد کے خلاف انہیں اشتعال دلانا شروع کر دیا حتیٰ کہ اختلافی مسائل پر بحث کرنے کے لئے چیلنج پر چیلنج دینے لگ گئے

اور ایک بہت بڑی شرط یہ پیش کی۔ کہ فیصلہ چار غیر احمدی منصفوں سے کرایا جائے گا۔ غرض محض یہ تھی۔ کہ عوام الناس کو جنہیں پہلے ہی احرار نے جماعت احمدیہ کے خلاف مشتعل کر رکھا ہے۔ اور زیادہ اشتعال دلایا جائے۔ اور اس طرح احرار کی امداد کا حق ادا کیا جائے۔ احرار کی خاطر اس قدر سردردی اور محنت شاقہ برداشت کرنے والوں کے مونہہ سے آج یہ سنکر حیرانی نہ ہو۔ تو اور کیا ہو۔ کہ "احرار آج کہاں ہیں۔ کوئی بھی ہماری جماعت کی روحانی طاقت کے آگے نہ ٹھہر سکا"۔

مذکورہ بالا خدمات ادا کرنے کے بعد آخر مولوی محمد علی صاحب کے ایک نمائندے اور ان کی انجمن اشاعت اسلام دہلی کے سیکرٹری نے احرار کے صدر اور امیر شریعت کے دربار میں باریاب ہونے کی سعادت حاصل کر ہی لی۔ جس کا اعلان "پیغام صلح" نے اپنے ۱۹ مارچ ۱۹۳۷ء کے پرچہ میں بالفاظ جلی کیا۔ اور خوشی کے شادیانے بجاتے ہوئے لکھا۔

"ہر دو مولوی صاحبان (مولوی حبیب الرحمن صاحب اور مولوی عطاء اللہ صاحب) کے متعلق مجھے یہ کہنے میں قطعاً کوئی تامل نہیں۔ کہ انہوں نے نہایت ہی خندہ پیشانی کے ساتھ مجھ سے گفتگو فرمائی۔ اور جماعت احمدیہ لاہور کی خدمات دینی کی تعریف کی۔ بلکہ مولانا مولوی حبیب الرحمن صاحب نے تو یہاں تک ارشاد فرمایا۔ کہ اگر ہماری جماعت حضرت مجدد الوقت کو مسیح موعود منوانا چھوڑ دے۔ تو سب سے پہلے وہ حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعت میں شامل ہونے کے لئے تیار ہیں"

اس "خوشخبری" اور اپنی خدمات کی صلہ یابی کے تذکرہ کے بعد تمام غیر مبایعین کی تعمیل کے لئے اعلان کیا گیا۔ کہ

"میں جماعت احمدیہ لاہور کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ مولانا حبیب الرحمن صاحب اور مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کے ساتھ محبت و پیار کے ساتھ پیش آئیں"۔ (پیغام ۱۹ مارچ ۱۹۳۷ء)

مولوی محمد علی صاحب کے نمائندہ اور ان کے آرگن کے اس اعلان کے شائع ہونے کے بعد مولوی حبیب الرحمن صاحب نے جو بیان شائع کیا۔ اس میں لکھا۔

"یہ شخص انجمن سیف الاسلام دہلی کے دفتر میں میرے اور شاہ صاحب کے پاس آیا۔ اور کہا کہ آپ قادیانی جماعت کے خلاف جو کچھ کر رہے ہیں۔ یہ ہماری دعا کا نتیجہ ہے۔ ہم خوش ہیں۔ کہ یہ جماعت آپ کے ہاتھوں تباہ ہو جائے۔ قادیانیوں کے خلاف آپ جو چاہیں کریں"

(الجمعیۃ ۲۴ مارچ ۱۹۳۷ء)

اب غور فرمایئے وہ لوگ جن کی دعاؤں کی قبولیت کا ثبوت یہ تھا۔ کہ احرار نے جماعت احمدیہ پر حملہ کیا۔ اور انتہائی نقصان پہونچانے کی کوشش کی۔ اور جن کی خواہش یہ تھی۔ کہ جماعت احمدیہ احرار کے ہاتھوں تباہ ہو۔ اور جو اپنی اس قسم کی خواہشات کا اظہار احراری لیڈروں کے پاس جا جا کر تے تھے ان کا احرار کے متعلق اب یہ کہہ کر خوش ہونا کہ ان کی شمع حیات گل ہو چکی ہے۔ اور ان کی تحریک موت کی آخری ہچکیاں لے کر ختم ہو گئی ہے۔ کیونکر روا ہے۔ اور ان کی ناکامی کو وہ اپنی کامیابی کس مونہہ سے قرار دے رہے ہیں۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے خلاف احرار نے جو فتنہ برپا کیا۔ اس میں غیر مبایعین نے بھی اپنا حصہ ادا کیا۔ اور ہر طرح احرار کو مدد دی۔ اور جماعت احمدیہ کی اس عرصہ میں خصوصیت سے زیادہ مخالفت کی۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اپنے مامور اور مرسل کی جماعت کو جس کے لئے اس کا وعدہ ہے کہ اس کے ذریعہ اسلام کو تمام دینوں پر غلبہ عطا کیا جائے گا۔ کامیابی عطا کی۔ اور ایسی نمایاں کامیابی عطا کی۔ کہ آج احرار کے حامی اور مددگار بھی احرار کی ناکامی اور نامرادی کا اعلان کر رہے ہیں۔ اور ان کی نامرادی کو اپنی کامیابی سمجھ کر ماتم کرنے کی بجائے خوشیاں منا رہے ہیں۔ حالانکہ چاہیئے یہ تھا کہ جب احرار اور غیر مبایعین جماعت احمدیہ کی مخالفت اور عداوت میں قول اور فعل کے لحاظ سے متحد تھے۔ تو ایک کی ناکامی کو دوسرا بھی اپنی ناکامی سمجھتا۔ مگر سچ ہے

سیاہ بختی میں کب کوئی کسی کا ساتھ دیتا ہے

غیر مبایعین جب تک یہ سمجھتے رہے۔ کہ احرار کامیاب ہو جائیں گے۔ ان کی حمایت میں ذلیل سے ذلیل حرکات بھی کرتے رہے لیکن جب کہ ایسا کے بعد اچھی طرح یقین ہو گیا۔ کہ ان کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ اور اب مقابلہ میں آنے کی ان میں سکت نہیں رہی۔ تو ان کی ناکامی کو اپنی فتح قرار دینے لگ گئے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ایک جامع دعا

"خدا کی قدرت اور حکمت نے ہر ایک مدعا کے حصول کے لئے ایک راہ رکھی ہے مثلاً کسی بیمار کا ٹھیک ٹھیک علاج نہیں ہو سکتا۔ جب تک اس مرض کی حقیقت سمجھنے اور نسخہ کے تجویز کے لئے ایک ایسی راہ نہ نکل آئے، کہ دل فتویٰ دے دے۔ کہ اس راہ میں کامیابی ہو گی۔ بلکہ کوئی انتظام دنیا میں ہو ہی نہیں سکتا۔ جب تک اس انتظام کے لئے ایک راہ پیدا نہ ہو۔ پس راہ کا طلب کرنا طالب مقصد کا فرض ہوا۔ اور جیسا کہ دنیا کی کامیابی کا صحیح سلسلہ ہاتھ میں لینے کے لئے پہلے ایک راہ کی ضرورت ہے۔ جس پر قدم رکھا جائے۔ ایسا ہی خدا کا دوست اور مورد محبت اور فضل بننے کے لئے قدیم سے ایک راہ کی ضرورت پائی گئی ہے۔ اسی لئے دوسری صورت میں جو سورۃ البقرہ ہے۔ جو اس سورۃ کے بعد ہے۔ سورۃ کے شروع میں ہی فرمایا گیا ہے۔ ھدًی للمتقین یعنی انعام پانے کی یہ راہ ہے جو ہم بیان کرتے ہیں۔ پس یہ دعا یعنی اھدنا الصراط المستقیم ایک جامع دعا ہے۔ کہ جو انسان کو اس بات کی طرف متوجہ کرتی ہے۔ کہ مشکلات دینی و دنیوی کے وقت میں اول جس چیز کی تلاش انسان کا فرض ہے۔ وہ یہی ہے کہ اس امر کے حصول کے لئے وہ صراط مستقیم تلاش کرے۔ یعنی کوئی ایسی صاف اور سیدھی راہ ڈھونڈے۔ جس سے بآسانی اس مطلب تک پہنچ سکے۔ اور دل یقین سے بھر جائے رنگ کے سے نجات ہو" (کشتی نوح)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق اطلاع

ناصر آباد ۲۸ فروری۔ جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب لکھتے ہیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضور کے اہلبیت خیریت سے ہیں۔ میاں عبدالرحیم احمد صاحب کی طبیعت آج بھی اچھی ہے۔ احباب سے کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ مکرمی عبدالرحیم صاحب درد کو چند روز سے نزلہ کی شکایت تھی۔ اب پہلے کی نسبت کم ہے۔

پہلا دور ۳۱ مارچ ہے

اخبار الفضل میں یہ اعلان ہو تا رہا ہے۔ کہ "تحریک جدید سال ہشتم" کے جہاد میں شمولیت کا فخر رکھنے والے جو مجاہد اپنا وعدہ ۳۱ مارچ تک داخل کریں گے۔ وہ سابقون الاولون کے پہلے دور میں ادا کرنے والے ہوں گے۔ اور ان کا نام سابقون الاولون کی پہلی فہرست میں آئے گا مگر باوجود اس کے بعض احباب نے دریافت کیا ہے۔ کہ پہلے دور کی آخری تاریخ کونسی ہے ممکن ہے اور بھی دوست ہوں جن کو معلوم نہ ہو۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سابقون الاولون کے پہلے دور کی آخری تاریخ ۳۱ مارچ مقرر فرمائی ہے۔ جو دوست ۳۱ مارچ تک سال ہشتم کا وعدہ داخل کریں گے۔ وہ سابقون الاولون کی پہلی فہرست میں ہونگے۔ پس نہ صرف افراد ہی کوشش کریں۔ بلکہ کارکن بھی فوری توجہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

چھ ۶ مارچ کا عبرتناک تاریخی دن

زندگی کی کشمکش میں ایک دن کی حیثیت کتنی معمولی سی ہوتی ہے! ہر نیا دن جو آتا ہے وُہ اپنے گزرنے کے ساتھ ہی اپنی یاد ہمارے دلوں سے محو کر جاتا ہے۔ اور ہمیشہ کے لئے زندگی کے ہنگاموں میں گم ہو کر رہ جاتا ہے بعض دن اگر کسی فرد۔ قوم۔ یا ملک کے لئے کوئی خاص اہمیت رکھنے والے ہوں۔ تو ان کی یاد چند دنوں۔ مہینوں۔ سالوں یا زیادہ سے زیادہ چند صدیوں تک زمانے میں رہ جاتی ہے:۔

بعض زندۂ جاوید دن

لیکن بعض دن ایسے ہوتے ہیں۔ جنہیں ہمارا عزیز و حکیم رب اپنی کسی خاص رحمت۔ یا قہری تجلّی کی آماجگاہ بنا لیتا ہے۔ تب انہیں ایک خصُوصیت حاصل ہو جاتی ہے۔ ایسی خصُوصیت جو انہیں حیات دوام کا مرتبہ بخش دیتی ہے نسلوں کے بعد نسلیں آتی ہیں۔ اور ختم ہو جاتی ہیں۔ قوموں کے بعد قومیں آتی ہیں۔ اور ایک معیّن عرصہ کے بعد نابود ہو جاتی ہیں۔ تہذیب و تمدّن کے بڑے بڑے عظیم الشان ایوان کھڑے ہوتے ہیں۔ اور پھر پیوندِ خاک ہو جاتے ہیں۔ بڑی بڑی شاندار حکومتیں قائم ہوتی ہیں اور پھر ان کے تختے الٹ جاتے ہیں۔ لیکن ایسے دنوں کی یاد جو اللہ تعالیٰ کے کسی خاص نشان کی مظہر ہو۔ ایک غیر معمولی عظمت یا ایک فوق العادت ہیبت کے ساتھ برابر قائم چلی جاتی ہے۔ اور گردشِ زمانہ کا کوئی دَور اسے مٹا نہیں سکتا:۔

چھ مارچ کا تاریخی دن

اس وقت میں اسی قسم کے زندۂ جاوید اور یادگار دنوں میں سے ایک کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ میری مراد ۶ مارچ ۱۸۹۷ء سے ہے جس دن خدائے ذوالعرش المجید نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے کی پاداش میں اور اسلام اور احمدیت کی صداقت ظاہر کرنے کے لئے پنڈت لیکھرام کو گرفت کی۔ پنڈت لیکھرام کی موت کوئی معمولی واقعہ نہیں۔ یہ واقعہ اسلام اور احمدیت کی ترقی کے ساتھ ساتھ آنے والی نسلوں کے لئے ہمیشہ مقام عبرت بنا رہے گا۔ زمانہ خواہ ہزاروں کروٹیں بدلے لیکن ۶۔ مارچ کا دن ہمیشہ دُنیا کو اللہ تعالےٰ کی عظیم الشان عظمت و جبروت کی یاد دلاتا رہے گا۔ آج جبکہ اس واقعہ کو پورے ۴۵۔ برس ہوتے ہیں۔ آئیے۔ اس کا تذکرہ کر کے اپنے ایمان کو تازہ کریں:۔

لیکھرام کے مختصر حالات

پنڈت لیکھرام ۱۸۵۹ء میں ایک موہیال برہمن تارا سنگھ نامی کے ہاں بمقام کہوٹہ ضلع راولپنڈی پیدا ہوا۔ جوان ہونے پر چودہ برس محکمہ پولیس میں ملازمت کی۔ بالآخر ۱۸۸۴ء میں ملازمت سے استعفےٰ دے کر آریہ سماج کا پرچارک بن گیا۔ انہی دنوں حجۃ اللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمام مذاہب کے لوگوں کو دعوت دی۔ کہ وُہ اسلام کے مقابل میں اپنے اپنے مذاہب کی حقانیت ثابت کریں۔ پنڈت لیکھرام نے بجائے سنجیدگی کے ساتھ غور کرنے کے اور متانت کے ساتھ جواب دینے کے یہ طریق اختیار کر لیا۔ کہ اسلام اور شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نہایت درجہ گندے اور رکیک حملے شروع کر دیئے۔ حضرت امام برحق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار بار سمجھایا۔ کہ یہ طریق اچھا نہیں۔ لیکن یہ شخص برابر بڑھتا چلا گیا۔ حتےٰ کہ جب حضرت اقدس نے آریہ سماج کے لیڈروں کو مباہلہ کے لئے بُلایا۔ تو اس نے اس کے جواب میں مندرجہ ذیل دُعا شائع کر کے خود اپنی موت کو دعوت دی:۔

"جس طرح میں اور راستی کے برخلاف باتوں کو غلط سمجھتا ہوں۔ ایسا ہی قرآن اور اس کے اصُولوں اور تعلیموں کو جو وید کے مخالف ہیں۔ ان کو غلط اور جھوٹا جانتا ہوں۔ (لعنۃ اللہ علی الکاذبین) لیکن میرا دُوسرا فریق مرزا غلام احمد ہے۔ وُہ قرآن کو خدا کا کلام جانتا۔ اور اس کی سب تعلیموں کو درست اور صحیح سمجھتا ہے . . . .

اے پرمیشر! ہم دونوں فریقوں میں سچا فیصلہ کر۔ کیونکہ کاذب صادق کی طرح کبھی تیرے حضور میں عزت نہیں پا سکتا۔ راقم آپ کا ازلی بندہ لیکھرام شرما سبھاسد آریہ سماج پشاور حال اڈیٹر آریہ سماج گزٹ فیروز پنجاب"

(خبط احمدیہ صفحہ ۳۴۴)

حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی

لیکھرام کی اس دُعا کو اللہ تعالےٰ نے منظُور فرمایا۔ چنانچہ ۱۸۹۳ء میں حضرت حجۃ اللہ علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ سے خبر پا کر لیکھرام کے متعلق مندرجہ ذیل عظیم الشان پیشگوئی شائع فرمائی:۔

"لیکھرام پشاوری کی نسبت ایک پیشگوئی واضح ہو کہ اس عاجز نے اشتہار ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء میں جو اس کتاب کے ساتھ شامل کیا گیا تھا۔ اندرمن مراد آبادی اور لیکھرام پشاوری کو اس بات کی دعوت کی تھی۔ کہ اگر وُہ خواہشمند ہوں۔ تو ان کی قضا و قدر کی نسبت بعض پیشگوئیاں شائع کی جائیں۔ سو اس اشتہار کے بعد اندرمن نے تو اعراض کیا۔ اور کچھ عرصہ کے بعد فوت ہو گیا۔ لیکن لیکھرام نے بڑی دلیری سے ایک کارڈ اس عاجز کی طرف روانہ کیا۔ کہ میری نسبت جو پیشگوئی چاہو۔ شائع کر دو۔ میری طرف سے اجازت ہے۔ سو اس کی نسبت جب توجہ کی گئی۔ تو اللہ جلشانہٗ کی طرف سے یہ الہام ہوا۔ عِجْلٌ جَسَدٌ لَّهٗ خُوَارٌ۔ لَهٗ نَصَبٌ وَّ عَذَابٌ۔ یعنی یہ صرف ایک بے جان گوسالہ ہے۔ جس کے اندر سے ایک مکروہ آواز نکل رہی ہے . . . .

خداوند کریم نے مجھ پر ظاہر کیا۔ کہ آج کی تاریخ سے جو بیس فروری ۱۸۹۳ء ہے۔ چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں یعنی ان بے ادبیوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں کی ہیں۔ عذاب شدید میں مبتلا ہو جائے گا سو اب میں اس پیشگوئی کو شائع کر کے تمام مسلمانوں اور آریوں اور عیسائیوں اور دیگر فرقوں پر ظاہر کرتا ہوں۔ کہ اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہو۔ جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو۔ تو سمجھو۔ کہ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے نہیں۔ اور نہ اُس کی رُوح سے میرا نطق ہے۔ اور اگر میں اس پیشگوئی میں کاذب نکلا۔ تو ہر ایک سزا کے بھگتنے کے لئے میں تیار ہُوں۔ اور اس بات پر راضی ہُوں۔ کہ مجھے گلے میں رسہ ڈال کر کسی سُولی پر کھینچا جائے . . . . اس شخص نے رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سخت بے ادبیاں کی ہیں۔ جن کے تصوّر سے بھی بدن کانپتا ہے۔ اس کی کتابیں عجیب طور کی تحقیر اور توہین اور دُشنام دہی سے بھری ہُوئی ہیں۔ کون مسلمان ہے۔ جو ان کتابوں کو سُنے۔ اور اس کا دل اور جگر ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو . . . . خاکسار مرزا غلام احمدؐ از قادیان ضلع گورداسپور ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء"

(۲) "۲ اپریل ۱۸۹۳ء کو میں نے دیکھا۔ کہ ایک شخص قوی ہیکل مہیب شکل گویا اس کے چہرہ پر سے خون ٹپکتا ہے۔ گویا وُہ انسان نہیں۔ ملائک شداد وغلاظ میں سے ہے وُہ میرے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ اور اس کی ہیبت دلوں پر طاری تھی۔ اور میں اس کو دیکھتا تھا۔ کہ ایک خونی شخص کے رنگ میں ہے۔ اس نے مجھ سے پوچھا۔ کہ لیکھرام کہاں ہے۔ اور ایک اور شخص کا نام لیا۔ اور کہا۔ کہ وُہ کہاں ہے۔ تب میں نے سمجھ لیا۔ کہ یہ شخص لیکھرام اور اس دوسرے کی سزا کے لئے مقرر کیا گیا ہے"۔

(ٹائیٹل پیج برکات الدعاء)

(۳) وبشرنی ربّی وقال مبشراً ستعرف یوم العید والعید اقرب

(ترجمہ) میرے رب نے مجھے بشارت دی ہے۔ کہ تُو خوشی کا دن عید کے اقرب دیکھے گا:۔

مخالفین کا اعتراف

یہ عظیم الشان پیشگوئی اتنی واضح اور صاف تھی۔ کہ خود دُشمن بھی اعتراف کرتے ہیں۔ کہ:۔

۱۔ "پیشگوئی کی تھی۔ کہ پنڈت لیکھرام چھ سال کے عرصہ میں عید کے دن نہایت دردناک حالت میں مرے گا"۔

(اخبار پنجاب سماچار ۱۰۔ مارچ ۱۸۹۷ء)

۲۔ "ہمارا ماتھا تو اسی وقت ٹھنکا تھا۔ جب مرزا غلام احمد قادیانی نے آپ کی وفات کی پیشگوئی کی تھی"۔

(انیس ہند ۱۰۔ مارچ ۱۸۹۷ء)

۳۔ "پیغمبر قادیانی نے ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء کو ایک اشتہار شائع کیا۔ جس کا مطلب یہ تھا

کہ آج کی تاریخ سے چھ سال کے اندر پنڈت لیکھرام اپنی بدزبانیوں اور بے ادبیوں کی سزا میں جو اس نے رسول اللہ کی نسبت کی ہیں عذاب شدید میں مبتلا ہوگا وغیرہ وغیرہ۔ اس اشتہار کے سرے پر یہ شعر درج تھا؂

الا اے دشمنِ نادان وبے راہ
بترس از تیغِ بُرّانِ محمدؐ

(بہادر لیکھرام مصنفہ آشفتہ)

پیشگوئی کس طرح پوری ہوئی

اب آیئے دیکھیں یہ پیشگوئی کس طرح پوری ہوئی۔ اپنے الفاظ میں نہیں بلکہ آریہ سماجیوں کی زبان قلم سے واقعات عرض کئے جاتے ہیں۔ "مرزا کے اشتہار کو شائع ہوئے تقریباً چھ سال گزر گئے صرف پانچ سات دن باقی ہیں ۔ ۔ ۔ ۱۴ فروری ۱۸۹۷ء کے دن جبکہ دیانند کالج کے ہال میں ایک شخص آپ کو تلاش کرتا ہوا دیکھا گیا۔ اور آپ سے ملکر کہا کہ وہ عرصہ دو سال سے مسلمان ہوگیا ہے شدھ کرلیں۔ تو فوراً وعدہ کیا کہ ضرور شدھ کرلیا جائے گا۔ حالانکہ صورت شکل خوفناک معلوم ہوتی تھی۔ اس کی آواز مہیب لہجہ لئے ہوئے تھی۔ بے اعتباری اور غداری کے آثار اس کے چہرے پر ہویدا تھے۔ نمک حرامی ومحسن کشی کے آثار پائے جاتے تھے۔ کمینگی اور سفلہ پن اس کی رگ رگ سے ٹپک رہا تھا۔ اس کا حلیہ بتا رہا تھا۔ کہ وہ اول درجے کا شریر پاجی مفسد چالاک ہے۔ اس کی خونخوار نگاہیں اور تنگ پیشانی اس بات کا پتہ دیتی تھی۔ کہ وہ دل کا سیاہ اور کور باطن ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اچھا خاصہ بوچڑ معلوم ہوتا تھا۔ آریہ بھائیوں نے بتیرا مسافر سے کہا کہ یہ خوفناک شخص ہے۔ اس کا ہرگز ہرگز اعتبار نہ کریں۔ مگر آپ نے یہ کہہ کر کہ بھائی یہ دھرم کا تلاشی ہے شدھ ہوکر ست دھرم گرہن کرنا چاہتا ہے۔ سب کو ٹال دیا۔ اس روسیاہ ظالم شخص نے آپ پر ایسا اعتبار جمایا کہ کئی دفعہ آپ کے گھر میں روٹی کھاتا دیکھا گیا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یکم مارچ کو آپ ملتان گئے۔ اور ۶ تاریخ کو واپس لاہور پہنچے۔ وہ لعین پہلے ہی اسٹیشن پر چکر کاٹ رہا تھا۔ صبح ہی صبح آپ کے گھر پہونچا۔ نہ ملنے پر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے دفتر میں گیا۔ اور سائے کی طرح آپ کے ساتھ ہولیا۔ آج اس نے خلاف معمول کمبل اوڑھا ہوا تھا۔ اور کانپ رہا تھا۔ مسافر نے دریافت کیا۔ کیا حال ہے بخار تو نہیں وہ سفاک جواب دیتا ہے۔ ہاں ہے اور درد بھی ہے۔ آپ فوراً ڈاکٹر بشن داس کے پاس گئے۔ اور اس کی نبض دکھائی ڈاکٹر نے کہا بخار وخار تو کوئی نہیں۔ اس کا خون جوش مار رہا ہے۔ اگر درد ہے تو پلستر لگایا جاسکتا ہے۔ مگر وہ مکار بولا پلستر کی ضرورت نہیں۔ کوئی پینے کی دوائی بتایئے۔ ڈاکٹر نے شربت پینے کو کہا۔ اور پنڈت جی نے اس کو شربت پلایا۔ افسوس اگر پلستر لگانے کے لئے کمبل اتارا جاتا۔ تو تمام راز فاش ہوجاتا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ایک بزاز نے کہا کہ پنڈت جی یہ بھیانک آدمی کیوں ساتھ لئے پھرتے ہو۔ فرمایا نہیں۔ بھائی یہ دھرماتما ہے شدھ ہونا چاہتا ہے۔ اس امر کا اندازہ کرتے ہوئے سخت حیرانی پیدا ہوتی ہے۔ کہ جب تمام لوگ اس بدمعاش کو خوفناک اور بھیانک بیان کرتے تھے۔ اور اس کو ریاکار اور دھوکہ باز سمجھتے تھے۔ تو لیکھرام جیسا تجربہ کار اور جہاندیدہ شخص جس نے پولیس میں سالوں تک ملازمت کی تھی اور ہزاروں میل کا سفر طے کرکے دیش دیش اور شہر شہر کا پانی پیا تھا کس طرح دھوکہ کھا سکتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ چھ مارچ کا نامبارک دن اور شام کا وقت ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بہادر مسافر ایک چارپائی پر بیٹھے ہوئے مہرشی دیانند کے جیون چرتر کے کاغذات مکمل کررہے ہیں۔ سامنے وہی سفاک بیٹھا ہے جو شدھ ہونے کا بہانہ کرکے آیا ہوا ہے۔ آج اس کی حالت عجیب وغریب ہے بدن کانپ رہا ہے۔ آنکھوں میں خون اترا ہوا ہے، چہرہ دم بدم بدلتا جاتا ہے۔ اتار چڑھاؤ جاری ہے۔ کبھی وُہ باہر کی طرف دیکھتا ہے۔ اور کبھی کمبل کے اندر ہاتھ ڈالتا ہے۔ پنڈت لیکھرام مہرشی دیانند کے جیون چرتر کا وہ حصہ ختم کرتے ہیں۔ جبکہ انہوں نے ویدک دھرم پر اپنی جان قربان کردی۔ تو کچھ تھکاوٹ سے اور کچھ دل پر چوٹ لگنے سے چارپائی سے اٹھے۔ دونوں ہاتھ سر کی طرف اٹھا کر انگڑائی لی۔ کہ ظالم قاتل نے فوراً خنجر کلیجے میں گھونپ دیا۔ اور آٹھ دس زخم لگا کر انتڑیاں باہر نکال دیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس نے کسی قسم کا شور نہیں مچایا۔ اگر ایسا کرتا تو ممکن تھا قاتل پکڑا جاتا۔ مگر اس نے خود ہمت کی۔ اور انتڑیاں پیٹ میں ڈالیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ قاتل اپنا کام کرکے چلتا بنا۔ پنڈت لیکھرام ہسپتال پہونچائے گئے۔ پیٹ چاک تھا۔ انتڑیاں باہر تھیں۔ خون کی ندیاں بہہ رہی تھیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جسم سے خون کے چشمے پھوٹ کر دو گھنٹے تک بہتے رہے باوجودیکہ زخم سیئے گئے۔ ڈاکٹروں نے جان توڑ کر علاج کیا۔ مگر پیغام اجل آپہونچا"

(بہادر لیکھرام مصنفہ سنت رام آشفتہ)

مندرجہ بالا عبارت کا ایک ایک لفظ حجۃ اللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کی تصدیق کر رہا ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ سطور اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص تصرف سے لکھوائی ہیں۔ کیونکہ ان میں پیشگوئی کی ایک ایک شق کو تسلیم کرلیا گیا ہے ؛

خاکسار خورشید احمد از لاہور

تلاوتِ قرآن شریف وتقاریر کا انعامی مقابلہ

۲۳ ماہ تبلیغ ۱۳۲۱ ہش بابت ۲۳ فروری ۱۹۴۲ء مسجد احمدیہ گجرات میں مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام تلاوت قرآن شریف وتقاریر کے انعامی مقابلے عمل میں آئے۔ جلسہ کی کارروائی زیر صدارت ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر قائد مجلس خدام الاحمدیہ گجرات شروع کی گئی۔ پہلے تلاوت قرآن شریف کے مقابلے ہوئے۔ ان میں چونکہ خدام الاحمدیہ کے علاوہ دُوسرے احباب جماعت کو بھی شرکت کی دعوت دی گئی تھی۔ اس لئے چھ خدام الاحمدیہ اور تین اطفال الاحمدیہ کے علاوہ سات دُوسرے احباب بھی قرأت کے مقابلوں میں شریک ہوئے۔ جن کے نام حسب ذیل ہیں۔

(۱) چودھری اعظم علی صاحب سب جج امیر جماعت احمدیہ گجرات (۲) مولوی محمد سعید صاحب پوسٹ ماسٹر (۳) مولوی امیر الدین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (۴) ملک عطاء اللہ صاحب۔ (۵) میاں محمد ابراہیم صاحب محاسب جماعت احمدیہ گجرات اور (۶) پیر بخش صاحب

تمام احباب نے باری باری قرآن شریف میں سے اپنی اپنی پسند کا ایک ایک رکوع نہایت خوش الحانی کے ساتھ تلاوت فرمایا۔ ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم پلیڈر وچودھری احمدالدین صاحب پلیڈر جج تھے۔ انہوں نے متفقہ طور پر ملک عطاء اللہ صاحب کو اول قرار دیا۔ اس مقابلہ کے لئے دُو روپیہ کا صرف ایک ہی انعام تھا۔ اس کی مرکز سے کتابیں منگوا کر ان کو بطور انعام دی جائیں گی ؛

اس کے بعد تقریر کا مقابلہ ہوا۔ اس میں خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کے علاوہ دُوسرے احباب کو شرکت کی اجازت نہ تھی اسلئے بس تین چار خدام الاحمدیہ۔ اور ایک اطفال الاحمدیہ نے حصہ لیا۔ خدام الاحمدیہ کی طرف سے خاکسار ملک فیض الرحمٰن فیضی۔ چودھری محمد افضل صاحب۔ ملک اعجاز ربانی صاحب اور ملک عزیز الرحمٰن صاحب نے اور اطفال الاحمدیہ کی طرف سے ملک عطاء الرحمٰن صاحب نے تقاریر کیں۔ جن کے عنوانات بالترتیب حسب ذیل ہیں۔ سیرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ ہستی باری تعالےٰ۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بروئے احادیث اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بروئے قرآن شریف۔ یہ تمام عنوانات قرعہ اندازی کے ذریعہ سے مقررین کے ذمہ لگائے گئے تھے ؛

ان مقابلوں میں دُو انعام تھے۔ ججوں کے فیصلہ کے مطابق خاکسار اول اور ملک عطاء الرحمٰن صاحب ممبر اطفال الاحمدیہ گجرات دوم رہے ؛

جلسہ میں حاضرین کی تعداد ساٹھ اور ستّر کے درمیان تھی۔ جس میں احمدی احباب کے علاوہ غیر احمدی بھی شریک ہوئے۔ اس کے علاوہ غیر مبایع اصحاب بھی شریک ہوئے۔ چودھری محمد حسین صاحب چیمہ پلیڈر اور چودھری فتح محمد صاحب عزیز پلیڈر کے نام قابلِ ذکر ہیں۔ مردوں کے علاوہ مستورات بھی جلسہ میں شریک تھیں۔ جن کی تعداد پندرہ اور بیس کے درمیان تھی ؛

خاکسار۔ ملک فیض الرحمٰن فیضی سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ گجرات

بدوملہی میں اختلافی مسائل پر تقریریں۔ اور غیر مبایعین سے کامیاب مناظرہ

بدوملہی میں مولوی غلام مصطفٰے صاحب مولوی فاضل اور دیگر احباب جماعت کی سعی بلیغ کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ نے عظیم الشان کامیابی عطا فرمائی۔ اور تھوڑے سے ہی عرصہ میں غیر مبایع دوستوں میں سے چار نے سیدنا حضرت فضل عمر ایدہ اللہ تعالےٰ کی بیعت کر کے جماعت مبایعین میں شمولیت اختیار کر لی۔ اس کامیابی کو دیکھ کر مقامی غیر مبایعین میں شور پڑ گیا۔ اور انہوں نے اپنے مرکز لاہور کو اپنی امداد کے لئے بلایا۔ اس پر وہاں سے ۲۴ فروری کو ان کے ایہ ناز مبلغ مولوی احمد یار صاحب معہ مولوی گل محمد صاحب آ گئے۔ اور ۲۵ فروری بذریعہ منادی غیر مبایعین نے اعلان کیا۔ کہ مسجد بافندگاں میں مولوی احمد یار صاحب ختم نبوت پر تقریر کریں گے۔ اور سوال وجواب کے لئے وقت دیا جائے گا۔ اس پر مولوی غلام مصطفٰے صاحب۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی۔ مولوی احمد علی صاحب۔ خواجہ خورشید احمد صاحب اور خاکسار معہ مقامی احباب ان کی جلسہ گاہ میں پہنچ گئے۔ تقریر کے خاتمہ پر وقت کا مطالبہ کیا گیا۔ جس پر غیر مبایعین نے نہایت تنگدلی دکھائی۔ اور صرف پانچ منٹ وقت دینا چاہا۔ لیکن ایک ہندو دوست نے کھڑے ہو کر کہا۔ کہ ڈیڑھ گھنٹہ کے مقابلہ میں پانچ منٹ دینا انصاف نہیں کم ازکم پندرہ منٹ تو دینے چاہئیں۔ بڑی قیل وقال کے بعد فیصلہ ہوا۔ کہ ڈیڑھ گھنٹہ ختم نبوت کے موضوع پر تبادلہ خیالات ہو۔ ان کی طرف سے مولوی احمد یار صاحب اور ہماری طرف سے مولوی غلام مصطفٰے صاحب مناظر قرار پائے۔ پبلک نے دیکھ لیا۔ کہ پیغامی مناظر بجز استہزاء کے کچھ نہ کر سکا۔ اور احمدی مناظر کی کسی ایک دلیل کا بھی جواب نہ دے سکا۔

۲۶ فروری کو ہماری طرف سے منادی کرائی گئی۔ کہ جامعہ مسجد احمدیہ میں ۱۲ بجے جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک عام پبلک جلسہ ہوگا۔ جس میں بتایا جائے گا۔ کہ کونسا فریق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مسلک کو ترک کر چکا ہے۔ اور کون اس پر قائم ہے

چنانچہ ۱۲ بجے زیر صدارت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل دیالگڑھی جلسہ کی کارروائی شروع کی گئی۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد۔ النبوۃ فی الاسلام کے موضوع پر خواجہ خورشید احمد صاحب نے تقریر کی۔ اور قرآن و احادیث۔ اقوال آئمہ سلف۔ تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ وحضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ واکابرین پیغام کی روشنی میں ثابت کیا۔ کہ باب نبوت مسدود نہیں۔ اور یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نبوت کا دعوےٰ فرمایا ہے۔ اور خود اکابرین پیغام ۱۹۱۴ء سے قبل حضور کو نبی اللہ مانتے اور لکھتے رہے۔ لیکن اب کسی مصلحت کی بنا پر حضور کے دعویٰ نبوت سے انکار کر رہے ہیں ان کے بعد مولوی خیر الدین صاحب نے نہایت دلچسپ پیرایہ میں بتایا۔ کہ ان لوگوں نے سابقہ عقائد سے کیوں انحراف کیا ہے۔ پھر مولوی غلام مصطفٰے صاحب نے امیر غیر مبایعین کی تفسیر قرآن اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر تقریر کی۔ اور متعدد مثالیں دیکر بتایا۔ کہ دیکھئے صاحبان آقا کیا فرماتا ہے۔ اور اپنے تئیں خادم قرار دینے والا کس راہ کو اختیار کر رہا ہے۔ مولوی صاحب کی تقریر نہایت دلکش تھی۔ ان کے بعد خاکسار نے خلافت اور انجمن کے موضوع پر تقریر کی۔ مابعد مولوی احمد علی صاحب نے خلافت ثانیہ کی نسبت بشارات کے موضوع پر تقریر کی۔

باوجود وقت دینے کے غیر مبایعین میدان میں نہ آئے۔ ہاں ہندوؤں کی ایک دھرم سالہ میں پیغامی مبلغ مولوی احمد یار صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لخت جگر اور حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی کے نور نظر سیدنا محمود ایدہ الودود کی ذات ستودہ صفات پر نہایت کمینے اور حیا سوز حملے کئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

چونکہ اسی روز ایک معزز لاہوری دوست چودہری غلام حیدر صاحب رئیس بدوملہی تشریف لائے تھے۔ اس لئے ان کے کہنے پر مناظرہ قرار پایا۔ جو دو مضمونوں پر مشتمل تھا۔ اوّل پیشگوئی مصلح موعود۔ دوئم ختم نبوت مناظرہ ۲۷ فروری کو شروع ہوا۔ ہماری طرف سے مناظر مولوی غلام مصطفٰے صاحب مولوی فاضل اور صدر مولوی احمد علی صاحب۔ اور فریق مخالف کی طرف سے مناظر مولوی احمد یار صاحب۔ اور صدر ہیڈ ماسٹر صاحب ہائی سکول بدوملہی تھے۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ کہ اس نے ہر دو مضمونوں میں ہمیں نہایت شاندار کامیابی عطا فرمائی۔ غیر مبایع مناظر کی شکست کا پتہ اس سے بھی چل سکتا ہے۔ کہ مضمون تو تھے مصلح موعود اور ختم نبوت۔ مگر وہ کفر و اسلام کے میدان میں گھومتا رہا۔ جس پر ان کے پریذیڈنٹ صاحب اور ایک اور معزز غیر مبایع دوست نے اسے توجہ دلائی۔ کہ آپ کیا کر رہے ہیں۔ لیکن اس پر بھی وہ باز نہ آیا۔ پھر ہماری طرف سے دوران مناظرہ میں مطالبہ حلف مؤکد بعذاب بر تبدیلی عقائد جناب مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین جو پشاور میں جناب قاضی محمد یوسف صاحب امیر جماعت احمدیہ نے کیا تھا۔ دوہرایا گیا۔ اور حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا حلف مؤکد بعذاب نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت پڑھا گیا۔ اور کہا گیا۔ کہ چونکہ امیر غیر مبایعین نے تاحال حلف مؤکد بعذاب نہیں اٹھائی۔ لہٰذا معلوم ہوا۔ کہ انہوں نے اپنا سابقہ عقیدہ دربارہ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں تبدیلی کر لی ہے۔ نیز غیر مبایع مناظر کے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے ایک خط کے نامکمل عکس پیش کرنے پر (جس سے اس کا مقصد سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق تحقیر کرنا تھا) مولوی خیر الدین صاحب نے دس روپے بطور انعام رکھے۔ نیز خاکسار نے بھی اسی مطالبہ کے پورا کرنے پر یکصد روپیہ جناب حکیم عبد الحکیم صاحب کے پاس انعام بطور امانت رکھا۔ جو حکیم صاحب نے ۲۴ گھنٹہ کے انتظار کے بعد خاکسار کو واپس کر دیا۔ کیونکہ غیر مبایعین ہمارے اس مطالبہ سے عہدہ برآ نہ ہو سکے۔ جب مناظرہ ختم ہوا سمجھدار طبقہ نے ہمارے مناظر کو مبارکباد دی۔

خاکسار۔ نور الدین سیکرٹری جماعت احمدیہ بدوملہی

چندہ خاص کی ادائیگی کے متعلق عہدیداران جماعت خاص توجہ فرمائیں!

جیسا کہ احباب کو علم ہے۔ مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء میں چندہ خاص تین سالوں میں ایک لاکھ روپیہ فراہم کرنے کا فیصلہ ہوا تھا۔ تاکہ اس چندہ سے صدر انجمن احمدیہ کے بار کو کم کیا جا سکے۔ مگر ان تین سالوں میں رقم مقررہ کے مقابلہ میں صرف بیس ہزار روپیہ کی رقم وصول ہوئی۔ بقیہ رقم مبلغ اسی ہزار کی فراہمی کے لئے مجلس مشاورت ۱۹۴۱ء میں فیصلہ ہوا۔ کہ یہ رقم جماعت کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اور اس کی وصولی ہونی چاہیئے۔ اس لئے امسال اس کی شرح ایک ماہ کی آمد پر چالیس فیصدی مقرر کی گئی ہے۔ لیکن اس وقت تک صرف مبلغ ۳۰۲۷/ وصول ہوا ہے۔ اور اب سال رواں کے اختتام میں صرف چند ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ لہٰذا تمام عہدیداران جماعت کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ اپنی اپنی جماعت کا چندہ خاص باشرح جلد از جلد وصول کر کے ارسال فرمائیں۔

ناظر بیت المال قادیان

خدام الاحمدیہ کا ماہانہ جلسہ

۲۵ تبلیغ بعد نماز مغرب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ماہوار اجلاس مسجد دار الرحمت میں زیر صدارت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس منعقد ہوا۔ تلاوت وعہد نامہ ونظم کے بعد قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی نے تقریر کی۔ جس میں بتایا کہ خدام الاحمدیہ کے قیام کا مقصد یہ ہے۔ کہ ہم احمدیت میں امتیازی مقام کے حصول کیلئے۔ مخلصانہ کوشاں ہوں۔ اور خدائی فوج کے سپاہی بنیں۔

مولوی نور الحق صاحب مجاہد نے کہا کہ خدام الاحمدیہ نے اصلاح عالم کا عظیم الشان فریضہ ادا کرنا ہے۔ جسکے لئے پہلے خود کامل متقی بننا ضروری ہے۔ اور خدام الاحمدیہ کا لائحہ عمل تقویٰ کی ساری صفات کو پیدا کرنا ہے

مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی نے سورۃ والعصر کی تفسیر کرتے ہوئے خدام الاحمدیہ کو موجودہ نازک دور میں ان کی ذمہ واریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اور اطاعت امام کی تلقین کی۔

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے صدارتی ارشادات میں فرمایا۔ کہ اسلام یا احمدیت کا پیغام کوئی جنتری

تبلیغ اندرونِ ہند

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

کلکتہ

مولوی ظل الرحمٰن صاحب نے ۱۶ ر تا ۳۱ ر ماہ صلح پانچ لیکچر دیئے۔ ۲۳۔ اشخاص کو انفرادی تبلیغ کی۔ بیس میل تبلیغی سفر کیا۔ ۱۴۔ درس قرآن مجید اور تفسیر کبیر سے دیئے۔ ایک مخالف مضمون کا جو "کریشک" میں شائع ہوا تھا جواب لکھ کر پریس میں دیا۔ ایک پمفلٹ شائع کیا۔ یکم تا ۱۵ ر تبلیغ ۶ لیکچر دیئے جن میں صداقتِ احمدیت اور موجودہ مصائب سے بچنے کا طریق بتایا گیا۔ موجودہ جنگ کے بعد کیا ہوگا کے عنوان سے بنگلہ زبان میں ایک مضمون لکھ کر بیس صفحات کا رسالہ شائع کیا۔ ۱۳۰۔ درس قرآن مجید کے دیئے۔

سنارھ

مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے ۱۷ ر ماہ صلح تا ۷ ر تبلیغ آٹھ مقامات کا دورہ کرکے دس تبلیغی اور تربیتی لیکچر دیئے۔ انصار اللہ کا جلسہ منعقد کرا کے ممبران سے تقاریر کرائیں۔ سیرۃ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلافت کی برکات پر نوٹ لکھوائے۔ ایک صد اشخاص کو انفرادی تبلیغ کی۔ تفسیر کبیر کے پانچ درس دیئے۔ چار تبلیغی خطوط لکھے۔ ۸ ر تا ۱۵ ر ماہ تبلیغ تین تقریریں کیں۔ چار مقامات کا دورہ کیا۔ ۹۰۔ اشخاص تک پیغام احمدیت پہنچایا۔ تفسیر کبیر کا درس دیا۔ بعض احباب کو ترجمہ نماز کا پڑھایا۔ ممبران انصار کو باوا نانکؒ اور اسلام۔ سیرۃ حضرت ابوبکرؓ۔ سیرۃ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نوٹ لکھوائے۔ اور تقریریں کروائیں۔

ادرحمہ

مولوی محمد الدین صاحب نے ۲۲ ر تا ۳۱ ر ماہ صلح پانچ مقامات کا دورہ کرکے چھ لیکچر دیئے۔ پندرہ افراد کو تبلیغ بذریعہ ملاقات کی۔ چھ درس دیئے۔ نظارت بیت المال کے متعلقہ امور کو سرانجام دیا۔

سیدوالہ

امیر جماعت لکھتے ہیں:۔ ماہ صلح میں روزانہ بعد نماز فجر قرآن کریم، حدیث۔ لیکچر لاہور کا درس دیا جاتا رہا۔ چھ دیہات زیر تبلیغ رہے۔ خدام الاحمدیہ کے دو اجلاس اطفال کے دو اجلاس۔ لجنہ اماء اللہ کے ہفتہ واری چار اجلاس ہوئے۔ نماز باترجمہ سکھلانے کی طرف خاص توجہ ہے۔ دوسری جماعتوں کو اس جماعت کی تبلیغی اور تربیتی مساعی سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔

سانڈھن

مولوی منظور احمد صاحب نے یکم تا ۹ ر ماہ تبلیغ چھ مقامات کا دورہ کرکے ساٹھ کے قریب ہندو مسلمانوں کو تبلیغ کی۔ ۱۲ ر تا ۲۰ ر ماہ تبلیغ مختلف دیہات میں سائیکل پر دورہ کرکے تبلیغ کرتے رہے۔ مطالعہ کے لئے لٹریچر بھی دیا۔

لائل پور

مولوی عبد القادر صاحب نے ۲۳ ر ماہ صلح تا یکم تبلیغ تین لیکچر دیئے۔ آٹھ تبلیغی و تربیتی درس دیئے۔ ۱۴ ر اشخاص کو انفرادی تبلیغ کی۔ ۱۵ ر تا ۲۲ ر فروری دو لیکچر دیئے۔ احباب جماعت کو تبلیغ کی اہمیت بتلاتے ہوئے اس بات کیلئے تیار کیا۔ کہ وہ ہر اتوار کو انتظام کے ماتحت فریضۂ تبلیغ کو سرانجام دیا کریں۔ درس قرآن مجید۔ حدیث شریف۔ اور فتاوے احمدیہ کا جاری رہا۔ بچوں کی تربیت میں حصہ لیتے رہے۔

ٹراونکور

مولوی عبد اللہ صاحب مالاباری نے یکم تا ۷ ر ماہ تبلیغ چار مقامات کا دورہ کیا۔ آٹھ اشخاص کو انفرادی تبلیغ کی۔ ۸ ر تا ۱۴ ر ماہ تبلیغ چار مقامات کا دورہ کرکے لیکچر دیئے

بیٹ بیاس

مولوی عبد العزیز صاحب نے ۸ تا ۱۵ ر تبلیغ پانچ مقامات کا دورہ کرکے فرداً فرداً لوگوں کو تبلیغ کی۔ بعض دوستوں کو ترجمہ قرآن کریم پڑھایا۔ بعض کو قرآن کریم ناظرہ کا سبق دیا۔

پدوہلی

مورخہ ۱۱ ر تبلیغ کو گیانی واحد حسین صاحب نے احمدیہ مسجد میں سکھ ہندو مسلم اتحاد پر دلچسپ تقریر کی۔ جو بہت پسند کی گئی۔ ۱۱ و ۱۲ ر ماہ تبلیغ کو قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے مصلح موعود کی پیشگوئی و خلافت کے موضوع پر تقاریر کیں۔ اور بعد میں سوالات کے جوابات دیئے۔

ادرحمہ

مولوی محمد الدین صاحب نے ۸ ر تا ۱۴ ر ماہ تبلیغ سات مقامات کا دورہ کرکے تین لیکچر دیئے۔ چھ درس دیئے۔ ۲۵۔ اشخاص کو انفرادی تبلیغ کی۔

بیٹ بیاس

مولوی عبد العزیز صاحب نے ۱۵ ر تا ۲۲ ر ماہ تبلیغ پانچ مقامات کا دورہ کرکے تین لیکچر دیئے۔ بچوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ اور درس قرآن کریم کا دیا۔

ڈیرہ غازیخان

مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے ۹ تا ۲۱ ر تبلیغ پانچ مقامات کا دورہ کرکے چار تقریریں کیں۔ ۳۰۰۔ اشخاص کو انفرادی تبلیغ کی۔ ۲۴۰ ر تبلیغی و تربیتی درس دیئے۔ بقایاداران سے چندہ وصول کرکے ایک صد کے قریب مرکز میں ارسال کیا۔

بیٹ راوی

مولوی محمد علی صاحب نے یکم تا ۱۵ ر تبلیغ پانچ مقامات کا دورہ کرکے ۴۲۔ اشخاص کو انفرادی تبلیغ کی۔ ۱۱ تبلیغی اور تربیتی درس دیئے۔ دو تقریریں صداقت احمدیت اور انسانی پیدائش کی غرض پر کیں۔

ترسیل چندہ انصار اللہ کے متعلق ضروری مشورہ

بیرونی مجالس انصار اللہ کے متعلق قبل ازیں ۲۴ ر ماہ تبلیغ کے اخبار "الفضل" میں اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ وصول شدہ چندہ انصار اللہ میں سے ۲۵۔ فیصدی مرکزیہ مجلس انصار اللہ کے لئے ہر ماہ کی ۲۰۔ تاریخ (جو دیگر چندوں کے بھجوانے کی آخری تاریخ ہے) تک بنام محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان بھجوایا جایا کرے۔ لیکن بعض چھوٹی چھوٹی مجالس انصار اللہ کا چندہ بہت ہی تھوڑا چند آنوں تک محدود ہوگا۔ جسے الگ بھیجنے میں فیس منی آرڈر ۲ ر خرچ کرنے پڑیں گے۔ یا اس چندہ کی کافی رقم جمع ہونے کا انتظار کرنا پڑے گا۔ اس دقت کے پیش نظر مناسب ہوگا کہ اتنی قلیل سی رقم جس کی مقدار پانچ روپیہ سے کم ہو۔ اپنی مقامی جماعت کے اس عہدہ دار کے توسل سے یعنی محاسب یا سیکرٹری مال۔ جو آپ کی جماعت کے دیگر چندے بھیجا کرتے ہیں بھجوا دیا کریں۔ اور ان کو تاکید کر دیں۔ کہ منی آرڈر کوپن یا بیمہ پر اس چندہ کی تشریح بمد "امانت مرکزی انصار اللہ" کرا دیا کریں۔ اس طرح پر یہ چندہ علیحدہ بھیجنے میں فیس منی آرڈر وغیرہ پر جو خرچ ہوگا۔ اس کی بچت ہو سکتی ہے۔ اور ساتھ ہی ماہ بماہ چندہ مرکز میں پہنچتا رہے گا۔ خواہ قلیل سے قلیل ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ مرکزیہ مجلس انصار اللہ کو ہر ایک مجلس انصار اللہ کا چندہ ماہ بماہ بھیجنا ضروری ہے۔

خاکسار شیر علی عفی اللہ عنہ صدر مجلس انصار اللہ قادیان

نفع مند کام پر روپیہ لگانے والوں کیلئے عمدہ موقعہ

جو دوست اپنا روپیہ کسی نفع مند کام پر لگانا چاہیں۔ انہیں چاہیئے کہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ ایسا روپیہ جائیداد کی کفالت پر لیا جاویگا۔ جو انشاء اللہ ہر طرح سے محفوظ رہیگا اور نفع لائیگا۔ فرزند علی عفی اللہ عنہ ناظر بیت المال

چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق شہری جماعتوں کی خاص توجہ کیلئے ضروری اعلان

اخبار الفضل میں کئی بار یہ اعلان کرایا جا چکا ہے۔ کہ شہری جماعتیں اپنی اپنی جماعت کے ہر فرد کے متعلق ذیل کی اطلاع ۲۵ ر فروری ۱۹۴۲ء تک بھجوا دیں۔

نام معہ پتہ - آمدنی ماہوار - چندہ جلسہ سالانہ بحساب ۱۵ فیصدی ایکماہ کی آمد پر - ادا شدہ رقم - بقایا

افسوس ہے۔ کہ بہت کم جماعتوں نے اس وقت تک مطلوبہ فہرست بھجوائی ہے لہٰذا شہری جماعتوں کے عہدیداروں کو تاکید کی جاتی ہے۔ کہ فوری توجہ فرما کر پھر ایک ہفتہ کے اندر اپنی جماعت کی فہرست مندرجہ ہیڈنگ کے ماتحت تیار کرکے بھجوا دیں۔

ناظر بیت المال

بنگالی احمدیوں کیلئے امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں اوّل رہنے پر

انعام کی شرائط

بیگم صاحبہ چودہری ابوالہاشم خان صاحب ایم۔ اے آف بنگال نے اطلاع دی ہے۔ کہ بنگال کے رہنے والے احمدیوں میں سے امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں اوّل رہنے والے کیلئے جو اعلان اخبار الفضل میں ہو چکا ہے۔ اس میں بعض امور میں ابہام ہے۔ اس لئے اس کی وضاحت کے لئے مندرجہ ذیل امور کا ذکر کر دیا جائے۔

"دس روپے انعام ان بنگالی بولنے والے احمدی کو دیا جائیگا۔ جو صوبہ بنگال کے رہنے والے ہوں۔ اور امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام منعقدہ نومبر ۱۹۴۲ء میں امیدواران میں سے سب سے زیادہ نمبر حاصل کریں۔ ایسے امیدواروں کو سوالات کا جواب بنگالی زبان میں لکھنا ہوگا۔ اگر انعام حاصل کرنے والے امیدوار امسال جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ قادیان (منعقدہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۴۲ء) میں شریک ہونے کا فیصلہ کریں۔ تو اس صورت میں انعام کی رقم بڑھا کر اس مقدار تک کر دی جائیگی جو کہ انعام حاصل کرنے والے کی قادیان سے واپسی سے جائے قیام تک کا ریلوے کرایہ ہوگا۔ واپسی کا راستہ وہی ہوگا۔ جس راستے سے پہلے امیدوار نے سفر کیا ہوگا۔ ایسے انعام حاصل کرنے والے دوست کو انعام قادیان سے واپسی کے وقت ادا کیا جائیگا۔ وہ تمام کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام جن میں امتحان لیا جائیگا۔ مبلغ ایک روپیہ چار آنہ میں بکڈپو قادیان سے مل سکیں گی۔ اور مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) آریہ دھرم (۲) کشف الغطاء (۳) حقیقۃ المہدی (۴) خطبہ الہامیہ۔ (۵) گورنمنٹ انگریزی اور جہاد (۶) تقریریں۔

ناظر تعلیم و تربیت

اعلان

نظارت ہذا میں دو ہوشیار کمپونڈروں کی طرف سے درخواستیں بغرض ملازمت موصول ہوئی ہیں۔ پرائیویٹ پریکٹیشنر اصحاب کو اگر ضرورت ہو۔ تو نظارت ہذا کو اطلاع دی جائے۔

ناظر امور عامہ قادیان

روزگار کے متلاشیوں کیلئے اچھا موقعہ

ضرورت ہے چند منشیوں کی سندھ کی زمینوں کیلئے

۱۶ روپے تنخواہ۔ دو روپے قحط الاؤنس اور ایک من گندم۔ گویا کل ماہانہ قریباً بائیس ۲۲ روپے۔ مستقل ہونے کی صورت میں پچیس ۲۵ روپے تک ترقی کرتے ہوئے تنخواہ جا سکیگی۔ کرایہ سندھ تک کا دفتر دیگا۔ دو سال میں دو ماہ رخصت با تنخواہ اور دو آدمیوں کا کرایہ آنے جانے کا حسب قواعد دیا جائیگا۔ درخواست کنندہ اگر انٹرنس پاس ہو۔ تو ترقی کی زیادہ امید ہے۔ ورنہ مڈل پاس یا اچھے سمجھدار پرائمری پاس بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ درخواست میں مندرجہ ذیل امور کا ذکر کرے۔ عمر۔ تعلیم۔ کب سے احمدی ہو۔ مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش۔ تجربہ کام کا کیا ہو۔ نہری علاقے کے زمینداروں کو ترجیح دی جائیگی۔

سپرنٹنڈنٹ ایم۔ این سنڈیکیٹ پوسٹ کنجیجی جے ریلوے سندھ

وی

نارتھ ویسٹرن ریلوے

برائے

وکٹری (فتح)

اگر عوام نے اپنے غیر ضروری سفر جاری رکھے۔ تو پنجاب کی کپاس کو دور دراز کارخانوں تک پہنچانے میں تاخیر ہوگی۔

آپ سفر نہایت ہی اشد ضرورت کے پیش نظر کریں۔

ضرورت ہے

میک ورکس کے لئے ایک لائق بی۔ ایس سی یا ایم۔ ایس۔ سی (ان کیمسٹری) کی ضرورت ہے۔ ایسے گریجوایٹ کو ترجیح دی جائیگی جنہوں نے نئی نئی ڈگری حاصل کی ہو۔ یا ڈگری کے بعد کسی ریسرچ لیبارٹری میں کیمسٹری کا کام کرتے رہے ہوں۔ درخواست میں کم از کم تنخواہ کا ذکر کیا جاوے۔ خط و کتابت بنام:-

پروپرائٹر میک ورکس قادیان

دواخانہ خدمت خلق قادیان ضلع گورداسپور کو یاد رکھیے

اس دواخانہ سے علاوہ اکسیروں اور تریاقوں کے حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے تمام نسخہ جات اور پرانے اطباء کے تمام مشہور نسخہ جات تیار شدہ مل سکتے ہیں۔ اور تیار کرائے جا سکتے ہیں۔

تریاق کبیر:- گھر کا ڈاکٹر ہے۔ ہر مرض کی دوا۔ امرت دھارا کی طرح کی دوا ہے۔ قیمت بڑی شیشی عہ/۸ درمیانی عہ۔ چھوٹی ۸/

ضرورت

ٹیکنیکل انڈسٹریز قادیان کیلئے مندرجہ ذیل سٹاف کی فوری ضرورت ہے۔ ضرورت مند اپنی درخواستیں فوراً میرے پاس بھجوا دیں۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائیگی۔

۱۔ ہوشیار اور تجربہ کار اکاؤنٹنٹ جو انگریزی میں حساب کتاب رکھ سکے اور خط و کتابت اور ٹائپ رائٹر بھی جانتا ہو۔

(۲) ایسے مستری جو لیتھ اور رندہ مشین اور ملنگ مشینوں کے کام سے بخوبی واقف ہوں۔

(۳) ایسے مستری اور لوہار جو لوہے کا گرم اور ٹھنڈا کام کر سکیں۔

سید عبد الحئی آف منصوری قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

بٹاویہ۔ ۲ مارچ۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ جو جاپانی فوج جاوا میں بٹاویہ سے ایک سو میل کے فاصلہ پر اتری تھی۔ اس نے ۴۵ میل پیش قدمی کی ہے۔ اور ایک بہت بڑے علاقہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ دوسری فوج جو سورابایا کی طرف بڑھ رہی تھی۔ وہ بیس میل تک بڑھ چکی ہے۔ اتحادی افواج ایک ایک انچ کے لئے مقابلہ کر رہی ہیں۔ بانڈ ونیگ سے چالیس میل کے فاصلہ پر جو جاپانی فوج اتری تھی۔ اس نے سوبانگ کے اڈہ اور شہر پر قبضہ کر لیا ہے جاوا کے ساحل پر کوئی مزید فوج نہیں اتری۔ جاپانی طیاروں نے بھی کوئی خاص سرگرمی نہیں دکھائی۔

بٹاویہ۔ ۲ مارچ۔ ڈچ ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جاوا کے سمندر میں سترہ جاپانی جہازوں پر جن میں ۲ بڑے جنگی جہاز، چار کروزر اور گیارہ بڑے فوج بردار جہاز تھے۔ اتحادی طیاروں نے زبردست بم باری کی۔ ایک جنگی جہاز ڈوب گیا۔ ایک جاپانی کروزر پر ۲ بم لگے۔ اور وہ دو ٹکڑے ہو گیا۔ فوج سے بھرے ہوئے ۲ جہاز بھی غرق ہو گئے۔ دیگر جہازوں کو کافی نقصان پہنچا۔

بٹاویہ۔ ۲ مارچ۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ جاوا میں جاپانی فوجیں بڑی سرعت سے تیل کے چشموں کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ اور اب صرف بیس میل کے فاصلہ پر ہیں۔ جاوا میں ہر طرف آگ ہی آگ بھڑک رہی ہے بٹاویہ میں بطور حفظ ماتقدم تمام اہم کارخانے اور دیگر کار آمد ادارے تباہ کر دئے گئے ہیں۔

بٹاویہ۔ ۲ مارچ۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ کل پٹوسن اور دلیانگ کے درمیان اتحادی طیاروں نے بیس جاپانی جہازوں پر جو ساحل پر فوجیں اور ٹینک اتار رہے تھے۔ شدید حملے کئے۔ اکثر جہاز ڈوب گئے۔ کئی ٹینکوں کو آگ لگا دی گئی۔

لنڈن۔ ۲ مارچ۔ موثق طور پر معلوم ہؤا ہے۔ کہ جاپانیوں نے برما میں دریائے ستیانگ کو عبور کر لیا ہے۔ اور اس وقت پیگو کے نواح میں جنگ ہو رہی ہے۔ اس جنگ کو جو اس وقت ستیانگ کے محاذ پر لڑی جا رہی ہے۔ رنگون شہر کی لڑائی کہنا چاہیئے

رنگون۔ ۲ مارچ۔ برما کے فوجی ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ستیانگ کے محاذ پر جاپانی سرگرمیوں میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ اتحادی طیارے جاپانی مورچوں پر شدید حملے کر رہے ہیں۔

ٹوکیو۔ ۲ مارچ۔ جاپانی نیوز ایجنسی کی اطلاع ہے۔ کہ جاپانی طیاروں نے جزیرہ کرسمس پر بم باری کی ہے۔ یہ جزیرہ بحیرہ ہند میں جاوا سے تین سو میل کے فاصلہ پر ہے۔

واشنگٹن۔ ۲ مارچ۔ نیوزی لینڈ کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے۔ کہ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے جنگی افسروں نے ایک سکیم مرتب کی ہے۔ جسے منظوری کے لئے امریکہ اور برطانیہ بھیجا گیا ہے۔ اگر یہ منظور ہو گئی۔ تو ہائی کمانڈ میں اہم تبدیلیاں ہوں گی۔ اور بحرالکاہل میں بہت جلد وسیع پیمانہ پر جوابی کارروائی شروع کر دی جائے گی۔ اور جن مقامات پر جاپان قبضہ کر چکا ہے۔ انہیں واپس لینے کے لئے زبردست حملے کئے جائیں گے۔

لنڈن۔ ۲ مارچ۔ رُوسی فوجوں کے نرغہ میں جو سولھویں جرمن فوج گھر گئی تھی۔ اس نے ہتھیار ڈالنے سے انکار کر دیا ہے۔ اور مقابلہ کے لئے چھوٹی چھوٹی قلعہ بندیاں بنا رہی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس محاذ پر رُوسی و جرمن فوجوں میں خونریز جنگ ہو گی۔

ماسکو۔ ۲ مارچ۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ مارشل ٹموشنکو کی فوجوں نے ازوف سے خارکوف تک اڑھائی سو میل لمبے محاذ پر طوفانی حملے شروع کر دئے ہیں۔ اور کئی جگہ جرمن مورچوں کو توڑ دیا گیا ہے برلین ریڈیو نے تسلیم کیا ہے۔ کہ ڈونیز کے علاقہ میں فیصلہ کن جنگ لڑی جا رہی ہے۔

انقرہ۔ ۲ مارچ۔ ترکش گورنمنٹ نے مصر۔ ایران۔ عراق۔ حجاز اور شام میں فوجی اور تجارتی وفد بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے تا ان ملکوں میں ترکی مال کے لئے منڈیاں تلاش کی جائیں۔ انقرہ میں ایک ایسٹ ترکش بیورو قائم کیا گیا ہے۔

نیویارک۔ ۲ مارچ۔ لونڈن ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اتحادی فوجوں نے لمبرا کا علاقہ جاپانی فوجوں سے خالی کرا لیا ہے۔

چنگنگ۔ ۲ مارچ۔ چین کی سرکاری نیوز ایجنسی کی اطلاع ہے۔ کہ صوبہ زیچوان میں ٹانسی پر جاپانیوں نے جو حملہ کیا تھا۔ وہ اگرچہ بہت زبردست تھا۔ مگر اسے رد کر دیا گیا۔ اور جاپانی سخت نقصان اٹھا کر اپنے مستقر کی طرف بھاگ گئے۔ آج یہاں انقلاب کوریا کی ۲۳ تیسویں سالگرہ منائی گئی۔

قاہرہ۔ ۲ مارچ۔ لیبیا میں فریقین جنگ کی پرزور تیاریاں کر رہے ہیں۔ کل مکیلی کے مشرق میں ہمارے گشتی دستوں کا تصادم دشمن سے ہؤا۔ مگر دشمن کے سپاہی جلد بھاگ گئے۔

واشنگٹن۔ ۲ مارچ۔ جمہوریہ فلپائن کے صدر نے اعلان کیا ہے۔ کہ اہل فلپائن نے ابھی تک نہ شکست کھائی ہے اور نہ مغلوب ہوئے ہیں۔ وہ آخری دم تک دشمن کے مقابلہ کا عزم کئے ہوئے ہیں۔

دہلی۔ ۲ مارچ۔ حکومت ہند نے سیاسی نظر بندوں کے مقدمات کی چھان بین کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی ہے۔ نظر بند کمیٹی کی معرفت گواہ بھی طلب کر سکیں گے۔

پشاور۔ ۲ مارچ۔ صوبہ سرحد کی اسمبلی کے سپیکر ملک خدا بخش صاحب اس صوبہ کے ایڈووکیٹ جنرل بنا دئے گئے ہیں۔

دہلی۔ ۲ مارچ۔ ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ حاجیوں کا ایک اور جہاز بخیریت ہندوستان کے ساحل پر پہنچ گیا ہے۔ جس میں ۱۵۲۷ حاجی ہیں۔

لاہور۔ ۲ مارچ۔ پنجاب بیوپار منڈل کی مجلس عاملہ کا جو اجلاس بارہ گھنٹے جاری رہا اس کے آخر میں اعلان کیا گیا۔ کہ ہڑتال اور ستیہ آگرہ کے بند کرنے کے متعلق ورکنگ کمیٹی جو فیصلہ پہلے کر چکی ہے۔ وہ صحیح ہے۔ ایک قرارداد کے ذریعہ موجودہ مجلس عاملہ کو توڑ دیا گیا۔ اب نئی کمیٹی منتخب کی جائے گی۔ جو آئندہ اقدامات کا فیصلہ کرے گی۔

لاہور۔ ۲ مارچ۔ لنڈن سے مولوی جلال الدین صاحب شمس احمدی مبلغ نے بذریعہ تار تحریک کی تھی۔ کہ چونکہ حکومت برطانیہ ہندوستان کے متعلق عنقریب اپنا فیصلہ صادر کرنے والی ہے۔ اسلئے مسلم رہنماؤں کو چاہیئے کہ لبرلوں اور کانگرس کی قراردادوں کے مقابلہ میں اپنے مطالبات مسٹر چرچل کو بذریعہ تار بھجوائیں۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے سکرٹری نے تمام لیگوں کو ہدایت کی ہے۔ کہ جلد از جلد سر لیگ سپرو کانفرنس کی تجاویز سے بیزاری اور مسلم لیگ کی قرارداد کی تائید میں ریزولیوشن پاس کرے۔

انقرہ۔ ۲ مارچ۔ معلوم ہؤا ہے کہ ترکی کے چند فوجی افسران اعلیٰ کا ایک وفد مارچ کے وسط میں ایران کے رستہ کاکیشیا کا دورہ کرتے ہوئے ماسکو جائیگا۔ تا ان تیاریوں کا مطالعہ کرے۔ جو سوویٹ فوجوں نے جرمنی کے متوقع حملہ کو روکنے کے لئے کر رکھی ہیں۔

ماسکو۔ ۲ مارچ۔ روسی اخبار "ریڈ سٹار" کی اطلاع ہے کہ لینن گراڈ ماسکو۔ اور سیباسٹاپول کے محاذوں پر فیصلہ کن اہمیت رکھنے والی لڑائیاں لڑی جا رہی ہیں۔ ایک جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے۔ کہ کریمیا میں رُوسی اور جرمن فوجوں کے درمیان خونریز جنگ ہو رہی ہے رُوسی فوجیں اب جدید ساخت کے ٹینکوں کو استعمال کر رہی ہیں۔ خارکوف کے نزدیک جرمن مورچے توڑ دئے گئے ہیں۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی۔